روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعہ 22 نومبر 2002ء 16 رمضان 1423 ہجری-22 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 267

نماز میں حصول رقت کی دعا

حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک رفیق کو فرمایا کہ نماز میں یہ دعا کریں

اے خدائے قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میسر آوے-(الحکم 24مئی 1904ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے- دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے- بار بار یاد دلائے خاص تعلق پیدا کرے- صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے- تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا- دعا بڑی شئے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں- مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کر لے-

ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ میں جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا- اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی- صوفی کے دل میں درد پیدا ہوا- اور اسی جگہ خدا تعالیٰ کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل میں درد کیوں پیدا کیا-

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں- ان سب کا آخری علاج دعا ہے خدا تعالیٰ ہر شئے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شئے پر اس کا قبضہ ہے- انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سا فائدہ پہنچا دیتا ہے- کیا خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا؟ مگر دعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دور سے گولی چلاوے اور چلا جائے بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہئے- دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لیں اور کہیں کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے؟ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہیں-

(ملفوظات جلد پنجم ص 51)

حضور انور کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

(مرسلہ: محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں 20 نومبر 2002ء کی اطلاع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی عمومی صحت بہتری کی طرف مائل ہے- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شام کے وقت دفتر بھی تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ ایک دفتری اور نجی ملاقات بھی کی- الحمدللہ

احباب جماعت حضور انور کی جلد اور کامل بحالی صحت اور لمبی فعال زندگی کے لئے دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں- مولا کریم ہمارے پیارے امام کو جلد شفائے کاملہ سے نوازے- آمین

رمضان کی آسمانی تربیت گاہ

سیدنا حضرت مصلح موعود کا بیان ہے:-

''حضرت مسیح موعود...... فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اپنی کمزوریوں میں سے کسی ایک کمزوری پر غالب آنے کی کوشش کرے اور مہینہ بھر اس سے بچتا رہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ رمضان کے بعد بھی اس کی مدد کرے گا اور اسے ہمیشہ کے لئے اس بدی پر غالب آنے کی توفیق عطا فرمائے گا''

(تفسیر کبیر جلد دہم طبع دوم صفحہ 438- تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 199)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1948ء ⑤

اکتوبر آغاز اکتوبر میں تعمیر ربوہ کی کارکردگی کو تیز کرنے کے لئے مختلف شعبوں کے نگران مقرر کر دیئے گئے۔

11 اکتوبر ربوہ کی زمین میں متعدد جگہ بور کرنے کے بعد پہلی دفعہ پانی دستیاب ہوا۔ مگر یہ سخت بدبودار اور کڑوا تھا۔

11 اکتوبر حضور نے ربوہ میں عارضی طور پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ممبروں پر مشتمل ظلی انجمن قائم فرمائی جس کے صدر چوہدری عبدالسلام اختر صاحب تھے اور حکم دیا کہ روزانہ اجلاس ہوا کرے اور روزانہ رپورٹ حضور کی خدمت میں بھجوائی جائے۔

17 اکتوبر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے احمدنگر کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ مشرقی پنجاب سے آنے والے احمدی مہاجرین کی یہ پہلی بیت الذکر تھی۔

25 اکتوبر حضرت حکیم قطب الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1892ء)

اکتوبر تیسرے عشرے میں ربوہ کی عارضی تعمیرات کے لئے ضروری سامان سرگودھا کی ایک سابقہ عمارت سے خرید اگیا۔

31,30 اکتوبر جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ حضور نے اختتامی اجلاس کے لئے ایک مضمون بعنوان ''احمدیت کا پیغام'' رقم فرمایا جو سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ یہ پمفلٹ متعدد زبانوں میں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ اس جلسہ پر حضور کی منظوری سے لوائے احمدیت بھی لہرایا گیا۔

اکتوبر مرکز سلسلہ ربوہ میں زمین حاصل کرنے کے لئے 539 سابقون نے اپنی رقوم پیش کیں۔ اور ایک ہزار کنال کی قیمت داخل خزانہ کرادی۔

نومبر پہلے ہفتہ میں ربوہ کی آبادی کا نقشہ تیار کرلیا گیا جو صوبائی ٹاؤن پلینر کو بغرض منظوری بھجوایا گیا۔ جس نے یکم فروری 49ء کو منظوری دے دی۔

7 نومبر حضرت مصلح موعود نے ربوہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں لاہور کے ممتاز اردو اور انگریزی اخبارات کے مدیر اور نامہ نگار شریک ہوئے حضور نے تعمیر ربوہ کی تفاصیل سے آگاہ فرمایا۔

7 نومبر حضور نے افتاء کمیٹی کا از سر نو قیام مجلس افتاء کے نام سے فرمایا اور ابتدائی طور پر 6 ممبر مقرر فرمائے۔

13 نومبر فرانس میں پہلا پبلک جلسہ منعقد ہوا جو پیرس کے ایک پبلک ہال میں پیرس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کی صدارت میں ہوا۔ احمدی مربی ملک عطاء الرحمان صاحب نے تقریر کی۔

17 نومبر حضرت بابو احمد اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1890ء)

18 نومبر حضرت حافظ عبدالعلی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1893ء)

26 نومبر مربی فرانس ملک عطاءالرحمان صاحب کا دورہ بیلجیئم۔ برسلز کے بعض اخبارات نے پہلی بار احمدیت کی نسبت عمدہ نوٹ شائع کئے۔

29 نومبر حضور نے تعمیرات ربوہ کے لئے روزانہ 25 ہزار اینٹیں تیار کروانے کا ارشاد فرمایا۔

29 نومبر حضور کا دورہ احمدنگر۔ جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء سے خطاب احمدنگر کی بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔

نومبر مالی مشکلات کی وجہ سے فرانس اور دوسرے کئی مشنوں کو بند کرنے کا ارادہ کیا گیا مگر کئی مجاہدین یورپ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ مرکز پر بوجھ ڈالے بغیر دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھیں گے۔ (خطبہ جمعہ حضور 26 نومبر 48ء)

تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ

نوٹ: کالج کے ابتدائی زمانہ کی ایک غزل جس کا پہلا شعر والدہ مرحومہ کی ایک تصویر کا مرہون منت ہے۔

تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ
نظریں اٹھا خدا کے لئے ایک بار دیکھ

او محوِ سیرِ دل کشئ گل نظر اٹھا
گلشن میں حالِ زار و نزارِ ہزار دیکھ

اٹھی بس ان سے ایک نوائے جگر خراش
ٹوٹے پڑے ہیں بربطِ ہستی کے تار دیکھ

تو مجھ سے آج وعدۂ ضبطِ الم نہ لے
ان آنسوؤں کا کوئی نہیں اعتبار دیکھ

بند شکیب توڑ کر آنسو برس پڑے
اپنوں پہ بھی نہیں ہے مجھے اختیار دیکھ

کانٹوں میں ہائے کیوں میری ہستی الجھ گئی
وہ مجھ پہ کھل کھلا اٹھا ہے لالہ زار دیکھ

کلام طاہر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

آنحضورؐ نے معرکہ بدر کی رات اپنے خیمہ میں خدا کے حضور گریہ و زاری میں گزاری

غزوہ بدر اور احد کے موقع پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی لازوال قربانیاں

میاں عبدالقیوم صاحب

قرآن مجید سید ولد آدم خاتم النبیین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسحور کن شخصیت کے بہت سے اور متنوع پہلو ہمارے سامنے اجاگر کرتا رہتا ہے۔ اور جب تک یہ دنیا باقی ہے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے زمانہ میں قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ مطہرہ کے نت نئے پہلو بیان کرتے رہیں گے۔

اس مضمون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو غزوات بدر اور احد کے سلسلہ میں کچھ بیان کرنا مقصود ہے۔ یہ دو غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

ان میں سب سے پہلے غزوہ بدر میں آنحضرت کی روح اپنے خدائے بزرگ و برتر کی توحید و تمجید کے لئے ایسی مضطرب ہوئی کہ کوئی آدم زاد اس کا صحیح ادراک نہیں کر سکتا۔ جب خدائے ذوالعرش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو اپنے نام پر اس طرح قربان ہوتے دیکھا تو اس نے کئی اہم فیصلے فرمائے۔ ایک یہ کہ جنگ بدر میں وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی معجزانہ نصرت فرمائے گا کہ جس کی مثال تلاش کرنا قریباً ناممکن ہو جائے گا۔ دوسرا فیصلہ جو کہ عملاً ظاہر ہوا اور جس کی طرف قرآن مجید کی بعض آیات واضح اشارہ کر رہی ہیں یہ تھا کہ جس طرح اس غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اپنے معبود برحق پر بار بار قربان ہوتی رہی اسی طرح وہ معبود خدا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نسل انسانی میں سے بہترین لوگوں کو قربان کرتا چلا جائے گا تا دنیا کو بتائے کہ وہ اپنے اس عبد کامل پر افلاک و کائنات کو قربان کر سکتا ہے۔ اس دوسری غرض کے لئے خدا نے غزوہ احد کو چنا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے معبود سے محبت اور خدا کی آنحضورؐ سے قربت کی اصل حقیقت کا نسل انسانی شعور ہی نہیں کر سکتی۔ زیادہ سے زیادہ اس کا دور سے اندازہ ہی کر سکتی ہے۔ اور اس اندازہ کو قدرے تفصیل سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

غزوہ بدر اور آنحضورؐ

غزوہ بدر میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے مقام پر پہنچے ہیں تو حضور نے صحابہ کرام کو رات آرام کرنے کا ارشاد فرمایا جس کی تعمیل میں چند صحابہ کے سوا باقی تمام لشکر نے وہ رات سو کر آرام سے گزاری۔ اس کے الٹ آنحضور خود اس سائبان میں جو صحابہ نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا ساری رات جاگتے رہے۔ حضورؐ کل کے متوقع معرکہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے ہوں گے۔

کبھی آنحضورؐ اپنے 313 کمزور اور نہتے صحابہ کو دیکھتے ہوں گے جن میں بہتوں کو مدینہ سے نکلتے وقت یہ بھی علم نہ تھا کہ ان کا مقابلہ ایک ہزار کے جرار لشکر سے آن پڑے گا۔ دوسری طرف حضورؐ کو یہ احساس ہوتا ہوگا کہ یہ تین سو افراد ہی ہیں جو اس وقت کل کرہ ارض میں ایک خدا کے نام کا جھنڈا بلند کئے ہوئے ہیں۔ اگر یہ سب مارے گئے جو بظاہر وہاں اغلب ہے تو دنیا پر بتوں کی برتری ثابت ہو جائے گی اور ایک خدا پر ایمان ہمیشہ کے لئے اٹھ جائے گا۔ اور یہ بات حضورؐ پر سب سے زیادہ گراں اور غم کا باعث بنتی ہوگی۔ اور عملاً تھی بھی۔ اس دوران حضورؐ کی نگاہ ان پیشگوئیوں کی طرف بھی جاتی ہوگی جن میں خدا کی طرف سے فتح کی بشارت دی گئی تھی تب حضور کو گونا ں ڈھارس بھی ملتی ہوگی۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی صمدیت اور غنیٰ کا خیال آتا ہوگا۔ الغرض ان جیسی مختلف کیفیات حضور پر وارد ہوتی اور جب آپؐ نے یہ محسوس کیا ہوگا کہ آپؐ کے پاس ظاہری طور پر ان کمزور 300 افراد کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ تب آپ سخت مضطرب ہو کر آستانہ الوہیت پر گر جاتے ہوں گے۔ تاریخ سے اتنا ہی ثابت ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کوئی آرام کئے یہ ساری رات خدا کے حضور گریہ وزاری میں گزاری۔ یہ عجیب ماجرا ہے اور شاید ہی کسی لڑائی میں کبھی ایسا دیکھنے میں آیا ہو کہ رات کو فوج تو آرام کر رہی ہے لیکن کمانڈر ان چیف وہی رات خدائے قادر مطلق کے حضور فریاد کرتا سجدہ میں تڑپ تڑپ کر گزار رہا ہے۔

بدر کے معرکہ کا دن

صبح ہوئی، نمازیوں نے صفیں آراستہ کیں۔ حضور نے نماز پڑھائی۔ پھر ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد میں لڑائی کیلئے صفیں درست فرمائیں۔ لڑائی کے طریق کار پر ہدایات دیں۔ اور تمام فوج کو مستعد اور خاموش رہنے کا ارشاد فرمایا اسی اثناء میں انفرادی مقابلہ شروع ہو گیا اور مسلمانوں نے اپنے مقابل پر آنے والوں کو زیر کر دیا اس کے بعد حضور نے میدان جنگ چھوڑ دیا اور سائبان میں تشریف لے گئے۔ اور قادر مطلق خدا کے حضور خاک میں گر گئے۔ اس وقت حضور کی اضطراری حالت اپنی انتہا کو پہنچ رہی تھی۔ محمد مصطفیٰ اس وقت اپنے رب کے حضور ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے اور اس کی توحید کے لئے فنا کی وادیوں اور موت کی گھاٹیوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ روایات سے پتہ لگتا ہے کہ اس اضطراری کیفیت میں آنحضرت کو اس پورے عالم میں سوائے خدا کی ذات کے اور کسی کا ہوش نہ رہا۔ کبھی حضور اپنے دونوں ہاتھ خدا کے سامنے پھیلاتے اور دعا کرتے کبھی حضورؐ سجدہ میں گر جاتے اور دعا کرتے۔ کبھی بیٹھ جاتے اور دعا کرتے اسی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے نہایت عاجزی سے عرض کیا۔

اے میرے اللہ اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اس میدان میں ہلاک ہو گئی تو دنیا میں پھر تیری عبادت کبھی نہ ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ لیتے تھے کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حالت برداشت نہ ہوتی۔ اس لئے میں باہر میدان جنگ میں چلا جاتا۔ لیکن وہاں پھر مجھے آنحضورؐ کا خیال آتا تو میں آپ کے خیمہ کی طرف بھاگا جاتا اور جب بھی میں گیا تو میں نے آنحضور کو سجدہ میں گڑگڑاتے ہوئے پایا اور میں نے سنا کہ آنحضورؐ نہایت درد سے یہ عرض کر رہے ہیں۔ یا حی یا قیوم، یا حی یا قیوم

میدان جنگ میں انفرادی مقابلہ تو پہلے ہو چکا تھا اب دونوں فوجیں آمنے سامنے آ کر بھڑ گئیں اور دست بدست لڑائی ہونے لگی۔ اس وقت دشمن کی کثرت اور اس کے سامان حرب کی فراوانی کچھ پیش نہ جانے دیتی تھی۔ اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اضطراب و کرب لحہ بہ لحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو آنحضورؐ کے ساتھ سائبان میں ہی تھے وہ بھی آنحضرت کی ایسی حالت کو برداشت نہ کر سکے۔ آنحضرتؐ کی چادر آپ کے کندھوں سے بار بار گر جاتی تھی اور حضرت ابوبکرؓ اسے اٹھا کر آپؐ پر ڈال دیتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا خدا نے آپؐ کو فتح کی بشارت نہیں دی؟

آخر ایک لمبے سجدہ کے بعد آنحضرتؐ نے سر اٹھایا میدان جنگ میں تشریف لائے۔ ریت کی ایک مٹھی دشمن کی طرف پھینکی اور آپؐ کے لب مبارک گویا ہوئے ''شاهت الوجوه'' پھر صحابہ کو بلند آواز سے فرمایا کہ یکدم پورے زور سے دشمن پر دھاوا بول دو۔ چند ساعتوں کے بعد دشمن کا ایک جرار کا جرار لشکر میدان جنگ سے بھاگ رہا تھا اور اپنے پیچھے اپنے بڑے بڑے سرداروں کو خاک وخون میں لت پت چھوڑ رہا تھا۔ یہ کیسی جنگ تھی! ایسی جنگ تو فلک نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی جس میں کہ فوج کا کمانڈر فوج کو موقعہ پر احکام دینے کی بجائے ایک سائبان میں خدا کے حضور سجدہ میں گرا ہوا آہ وزاری کر رہا ہو؟ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سائبان میں نہ صرف یہ کہ بدر کی جنگ لڑی بلکہ توحید کے قیام کے لئے ایسی جنگ لڑی جس کے اثرات قیامت تک ممتد اور پھیلتے چلے جائیں گے۔

یہاں 313 افراد کی قلبی کیفیت کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ لوگ بھی دراصل خدائے واحد پر قربان ہونے والے لوگوں کا خلاصہ اور عطر تھے۔ گو 313 افراد کا ذکر پہلے صحائف میں بھی ملتا

ہے لیکن جس عشق، قربانی اور عزم کے جذبات سے اس وقت یہ لوگ بدر کے میدان میں کھڑے تھے اس کی مثال تاریخ مذہب میں شاید ہی کہیں اور مل سکے۔ ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ سب اصحاب بھی دراصل سید ولد آدم حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی تربیت، فیض اور دعاؤں کا ثمر تھے۔

غزوہ احد کا معرکہ

غزوہ احد میں لڑائی شروع ہوئی تھوڑی دیر بعد دشمن کو شکست ہوگئی اور وہ میدان خالی کر گیا۔ قدرتاً فتح کی خوشی میں صحابہ اب جنگی تنظیم کی حالت میں نہ رہے بلکہ طمانیت کے ساتھ ادھر ادھر پھیل گئے کہ اچانک دشمن نے احد کے درہ سے عقب سے حملہ کر دیا اور حملہ بھی گھڑ سوار فوج نے کیا۔ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے اس وقت کوئی منظم اسلامی لشکر نہ تھا۔ اس لئے اس نے جلدی بغیر کسی مزاحمت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو چند صحابہ وہاں موجود تھے کو اپنے حملہ کا مرکزی نشانہ بنالیا۔ دشمن کا مقصد اب صرف ایک تھا کہ کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کر دے جس کیلئے اس نے سرتوڑ کوشش کی۔ اسی اثناء میں مسلمانوں کے علمبردار مصعب بن عمیرؓ شہید ہوگئے۔ مصعب کا ڈیل ڈول آنحضرت سے ملتا جلتا تھا اس لئے دشمن نے شور مچا دیا کہ اس نے درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کر دیا ہے۔ یہ خبر تیزی سے پھیل گئی جس کی وجہ سے مسلمانوں کی جمیعت اور بھی منتشر ہوگئی۔

اس وقت مسلمان تین حصوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر میدان سے چلا گیا۔ دوسرا گروہ آنحضرتؐ کی شہادت کی خبر سن کر یا تو ہمت ہار بیٹھا تھا یا اب لڑنے کو بے فائدہ سمجھتا تھا۔ اس لئے وہ میدان میں ایک طرف ہو کر سرنگوں بیٹھ گیا تھا۔ تیسرا گروہ وہ تھا جو برابر لڑتا چلا جا رہا تھا۔ ان میں سے بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد جمع تھے اور آنحضرتؐ کی حفاظت میں بے نظیر جاں نثاری کے جوہر دکھا رہے تھے۔ اس وقت کفار کا لشکر چاروں طرف سے بڑھ رہا تھا۔ میدان میں اس وقت تیروں اور پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔ اس موقعہ پر عتبہ بن ابی وقاص کا ایک پتھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر لگا جس سے آپ کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور ہونٹ زخمی ہو گیا۔ ابھی زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ ایک اور پتھر نے جو عبداللہ بن شہاب نے پھینکا تھا آنحضرتؐ کی پیشانی کو زخمی کر دیا کہ اسی دوران ایک تیسرا پتھر ابن قمیہ نے پھینکا جس سے آنحضرت کے خود کے کیل آپ کے رخسار اور سر پر چبھ گئے۔ ابن قمیہ آنحضرتؐ پر ایک اور وار کرنے کے لئے آگے بڑھا کہ اچانک ایک مسلمان خاتون ام عمارہ آنحضرتؐ کے پاس پہنچ گئی۔ اس خاتون نے وہ وار اپنے اوپر لے لیا۔ تاہم ابن قمیہ نے آنحضرتؐ کے اور قریب پہنچ کر تلوار سے ایک اور حملہ کیا۔ طلحہ نے یہ وار اپنے ننگے ہاتھ پر لیا۔ ابن قمیہ کی تلوار طلحہ کے ہاتھ کو قلم کر کے زور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر پڑی جس سے سید ولد آدم بیہوش ہو کر گر گئے اور پھر مشہور ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ وہ صحابہ جو آپ کے ارد گرد لڑ رہے تھے ان میں سے بعض کی لاشیں آنحضرتؐ کے مبارک وجود پر جا پڑیں۔ یہ سخت ترین وقت تھا صحابہ نے تلاش کے بعد آنحضرتؐ کے جسم کو لاشوں سے نکالا۔ پانی پلایا اور آنحضرت ہوش میں آئے۔ جس جس کو بھی علم ہوتا کہ آنحضرتؐ زندہ سلامت ہیں وہ آنحضرت کے گرد جمع ہوتا گیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے دانتوں سے خود کی کڑیاں کھینچ کر باہر نکالیں۔ اس سے خود ابو عبیدہ کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ دشمن کے کیمپ میں اس خبر سے کہ آنحضرت شہید ہو گئے ہیں اور یہ کہ دشمن نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ لڑائی کی شدت میں کمی آ گئی اور وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ گیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بچے کھچے صحابہ کو ساتھ لے کر پہاڑی کے دامن میں چلے گئے۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخم دھوئے گئے۔ زخموں سے خون بند نہ ہوتا تھا کہ حضرت فاطمہ نے بوری کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخموں پر باندھی اور خون بہنا بند ہو گیا۔

جب لڑائی اپنی شدت پر تھی تو صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرداگرد ایک تنگ سا دائرہ بنالیا اور حضورؐ کو اپنے بدنوں سے چھپالیا۔ یہ صحابہ دشمن کے مقابلہ میں پروانوں کی طرح آنحضرتؐ کے گرد گھومتے تھے اور حضور کی حفاظت میں اپنی جانوں پر کھیل رہے تھے۔ دشمن کا جو وار بھی آنحضرت پر پڑتا۔ صحابہ وہ اپنے جسموں پر لے لیتے تھے۔ الغرض آسمان کے نیچے یہ ایک عجیب نظارہ نظر آ رہا تھا کہ ایک نبی کو ہلاک کرنے کے لئے دشمن کی ایک منظم فوج ہر طرف سے وار کر رہی تھی۔ نیزوں سے حملہ کر رہی تھی تلواروں سے حملہ کر رہی تھی۔ تیروں سے حملہ کر رہی تھی اور پتھروں سے حملہ کر رہی تھی۔ خدا کے اس مقدس ترین اور محبوب ترین رسول کو ہلاک کرنے کے لئے دشمن گویا نیم پاگل ہو رہا تھا۔ جو لوگ میدان جنگ میں گئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ شدید لڑائی کے موقعہ پر عقل انسانی عام طور پر پیچھے ہٹ جاتی ہے اور اس کی جگہ قومی اور ملی حمیت و غیرت کے جذبات لے لیتے ہیں۔ یہ موقعہ بھی انہیں جذبات کا تھا اور دشمن کی انتہائی کوشش تھی کہ سید ولد آدم کو ہلاک کر دے اور حالات بھی ایسے ہی پیدا ہو چکے تھے دشمن کے مقصد کے پورا ہونے میں اب ہر قسم کی روک اور دیوار ٹوٹ چکی تھی۔ زیادہ سے زیادہ بیس صحابہ آنحضرت کے چاروں طرف آنحضرت کی حفاظت کر رہے تھے۔ ایک منظم غنیم کے سامنے ان بیس یا کم و بیش انسانوں کی حیثیت ہی کیا تھی۔ لیکن ان صحابہ نے جو نمونے عشق و قربانی کے دکھائے تاریخ انسانی ان جیسے نمونوں کو لانے سے قاصر ہے۔ یہ صحابہ اس وقت خوب سمجھ رہے تھے کہ آنحضرتؐ کے بچاؤ کا اب کوئی راستہ نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ وہ آنحضرت کے گرد لڑتے لڑتے حفاظت کرتے مارے جائیں۔ اس لئے وہ مستانہ وار آنحضرت کی حفاظت کرتے اور اپنے جسموں کے ٹکڑے گرتے دیکھ رہے تھے۔ جب حالت مزید خراب ہوئی تو آنحضرتؐ نے آواز دی کہ کون ہے جو اس وقت خدا کے لئے اپنی جان دے دے کہ اچانک انصار کا ایک چھوٹا سا گروہ جس میں شاید پانچ یا چھ جوان تھے نے اپنے لیڈر زیاد بن سکن کے ذریعہ جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں حضور نے انہیں فرمایا کہ میرے چاروں طرف کھڑے ہو جاؤ اور دشمن کا مقابلہ کرو۔ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ سب جوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے کرتے اپنی جانوں اور جسموں کا نذرانہ پیش کر چکے تھے اور ان کی لاشیں آنحضرت کے آس پاس گری پڑی تھیں۔

پھر ابو طلحہ نے دشمنوں کے تیروں کے مقابل سینہ سپر ہو کر آنحضرت کے جسم کو ڈھانپے رکھا۔ اسی طرح ابو دجانہ نے دیر تک آنحضرت کا جسم اپنے جسم کے ذریعہ چھپائے رکھا۔ حضرت علی کی تلوار دشمنوں پر بجلی کی طرح گر رہی تھی۔ ایک صحابی انس بن نضر فتح کی خوشی میں بیٹھے کھجوریں کھا رہے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک جگہ حضرت عمر سخت مغموم بیٹھے ہیں۔ دریافت کرنے پر انہیں حضرت عمر سے معلوم ہوا کہ آنحضرت فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر انس بن نضر نے کہا کہ عمر۔ پھر یہاں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جہاں ہمارا آقا ہے ہم بھی اسی طرف چلتے ہیں۔ یہ کہا اور دیوانہ وار دشمن پر حملہ کر دیا اور شہید ہو گئے۔ ان کے جسم کے ستر سے زیادہ ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اس وقت طلحہ نے جو مہاجرین میں سے تھے یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن سب تیر آنحضرت کے چہرہ کی طرف پھینک رہا ہے اپنا ہاتھ رسول خدا کے چہرہ کے آگے کھڑا کر دیا۔ تیر کے بعد تیر جو نشانہ پر پڑتا وہ طلحہ کے ہاتھ پر گرتا تھا مگر طلحہ اپنے ہاتھ کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ اس طرح طلحہ کا ہاتھ زخموں کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے بے کار ہو گیا۔

عورتوں کی بہادری

یہ تو مردوں کا حال ہے۔ اب عورتوں کا حال بھی دیکھتے ہیں۔ جب اہل مدینہ کو خبر ملی کہ آنحضرتؐ شہید ہو گئے ہیں تو بنو دینار کی ایک عورت بھاگتی میدان جنگ تک جا پہنچی۔ راستہ میں اسے بتایا گیا کہ اس کا خاوند، ایک بھائی اور باپ تینوں مارے گئے ہیں تو اس وقت بھی وہ یہی کہتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ اسے جب معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ زندہ سلامت ہیں تو وہ آگے بڑھی اور آنحضرت کے دامن کو پکڑ کر بولی یا رسول اللہ۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ جب آپ سلامت ہیں تو کوئی مرے۔ مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ اسی طرح جب آنحضرتؐ احد کے میدان سے واپس مدینہ پہنچے تو عورتیں اور بچے استقبال کے لئے نکلے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی باگ سعد بن معاذ رئیس مدینہ نے پکڑی ہوئی تھی اور آگے آگے دوڑتے جاتے تھے کہ شہر کے پاس انہیں اپنی بڑھیا والدہ نظر آئی۔ سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری امی۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ خدا کی برکتوں کے ساتھ آئے۔ بڑھیا آگے بڑھی اور اپنی کمزور پھٹی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور خوش ہوگئی۔ حضور نے فرمایا! مائی مجھے تمہارے بیٹے کی شہادت پر تم سے ہمدردی ہے۔ اس پر اس بڑھیا نے کہا حضور جب میں نے آپ کو زندہ سلامت دیکھ لیا تو سمجھو میں نے اپنی مصیبت کو بھون کر کھا لیا۔ وہ عورت جس کا عصائے پیری ٹوٹ گیا۔ کس محبت سے کہتی ہے کہ میرے جوان بیٹے کی موت نے مجھے کیا کھانا ہے۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم زندہ ہیں تو میں اپنے جوان بیٹے کے غم کو کھا جاؤں گی۔

الغرض جنگ احد میں اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو ایک ہلکا سا نقشہ دکھایا ہے کہ وہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات پر کائنات کی ہر چیز قربان کر سکتا ہے حتیٰ کہ وہ دنیا کی بہترین اور صالح ترین قوم کو بھی فدا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھی درہ کو نہ چھوڑتے۔ تب دشمن عقب سے اچانک حملہ بھی نہ کر سکتا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہستی کو اتنا شدید خطرہ بھی نہ لاحق ہوتا جس کی وجہ سے آخر اللہ تعالیٰ کی چنیدہ قدسیوں کی قوم نے اپنے آپ کو بکریوں کی طرح ذبح کروا دیا۔

سعد بن ربیع کی قربانی

آنحضرتؐ کے ارشاد پر ایک صحابی میدان جنگ میں جا کر سعد کا نام پکارتے ہیں لیکن کہیں سے کوئی آواز نہیں آتی۔ تب وہ صحابی بلند آواز سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن ربیع کو یاد فرماتے ہیں۔ تب گری ہوئی لاشوں میں سے ایک نہایت درجہ نحیف آواز اس صحابی کے کان میں پڑتی ہے۔ وہ سعد کے پاس پہنچتے ہیں۔ اس وقت مرتے ہوئے سعد بن ربیعؓ دو باتیں کہتے ہیں کہ خدا کے رسول سے کہنا کہ جو ثواب ایک رسول کو اپنے متبعین کی قربانی سے ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ ثواب سب سے زیادہ عطا فرمائے۔ پھر مسلمانوں کو میرا سلام دینا اور کہنا کہ میں تو رسول کریم کی حفاظت کرتے مر رہا ہوں مگر اپنے پیچھے خدا تعالیٰ کی ایک مقدس امانت محمد رسول اللہ کا وجود تم میں چھوڑ رہا ہوں۔ اے میرے بھائیو اور رشتہ دارو۔ وہ خدا کا سچا رسول ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم اس کی حفاظت میں اپنی جانیں دینے سے دریغ نہ کرو گے اور میری اس وصیت کو یاد رکھو گے۔ یہ کہا اور جان دے دی۔

مرتے ہوئے انسان کے حواس مختل ہو جاتے ہیں۔ شدید زلزلہ اس پر طاری ہوتا ہے۔ ہر قسم کی بناوٹ ختم ہو جاتی ہے۔ اس وقت بھی سعد بن ربیعؓ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فکر دامن گیر ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ گو بظاہر موت کے وقت سعد

باقی صفحہ 6 پر

مرتبہ: حنیف احمد محمود صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

مذہبی جنگیں یا قومی

نذیر ناجی اپنے کالم میں لکھتے ہیں:-

یہ بات میں آج تک سمجھنے سے قاصر ہوں کہ دہشت گردی کے خلاف موجودہ عالمی مہم مسلمان یا اسلام دشمنی کیسے ہے؟ صلیبی جنگوں کا دور دوسرا تھا، جب بیت المقدس کا قبضہ واپس لینے کے لئے عیسائیوں نے فوج کشی کی اور ہلال وصلیب کے نام پر جنگیں ہوئیں۔ یہ سلسلہ وہاں بھی فتوحات اور قبضوں کا تھا، یہ اور بات ہے کہ اس دور میں اقتدار اور غلبے کی خاطر ہونے والے مقابلے مذہب کے نام پر کئے جاتے تھے لیکن قومی ریاستوں کے معرض وجود میں آنے کے بعد، مفادات کو پھیلانے اور آگے بڑھانے کے لئے جتنے بھی تصادم اور جنگیں ہوئیں، ان میں مذہب کا نام استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہ گئی تھی کیونکہ اس دور میں وطن اور قوم پرستی کے حوالے مضبوط ہو چکے تھے اور غلبے اور قبضوں کی جنگیں قومی حوالوں سے ہونے لگی تھیں، خصوصاً پہلی جنگ عظیم سے لے کر آج تک جتنی بھی جنگیں ہوئیں، ان میں مذہب کا حوالہ شاید ہی کہیں موجود رہا ہو۔

پہلی جنگ عظیم میں ایک دوسرے کے خلاف عیسائی ہی لڑ رہے تھے دوسری جنگ عظیم میں بھی بیشتر فریق عیسائی تھے، جرمنی اور اٹلی پر برطانیہ، روس اور امریکہ وغیرہ نے جو حملے کئے یا جرمنی نے فرانس، پولینڈ بیلجنیم اور روس پر جو فوج کشی کی، وہاں بھی اکثریت عیسائیوں کی تھی۔ جاپان بدھ مت کا پیروکار تھا مگر ان جنگوں میں کہیں بھی مذہب کا حوالہ استعمال نہیں ہوا، اسی طرح جب جاپان نے چین اور کوریا پر فوج کشی کی تو بھی بنیادی حوالے قومی تھے جب کہ مذہبی اعتبار سے ان تینوں ملکوں میں ایک ہی عقیدے کے ماننے والے رہتے ہیں۔

ویت نام، لاؤس اور کمبوڈیا میں جب امریکہ نے جنگی کارروائیاں کیں اور چین کو ایک مدت تک گھیرے میں لئے رکھا تو بھی کسی نے یہ نہیں کہا تھا کہ امریکہ بدھ مت کا دشمن ہے، جس نے پہلے جاپان پر ایٹم بم برسائے اور اب چین کو گھیرے میں لے رہا ہے اور ہند چین میں تباہی پھیلا رہا ہے، افریقہ میں جس بے رحمی سے انسانوں کو قتل کیا جاتا ہے اس پر دنیا کی توجہ ہی نہیں جاتی اور نہ کوئی یہ کہتا ہے کہ امریکہ بے شمار عقیدوں کے حامل ان سیاہ فام لوگوں کو قتل کر کے ان کے مذہب کے خلاف مہم چلا رہا ہے، لاطینی امریکہ میں، امریکہ نے خون ریزی کا بازار مدتوں گرم کئے رکھا اور آج بھی جہاں اس کا دل چاہتا ہے، تباہ کاری پھیلا دیتا ہے جب کہ وہاں کے باشندوں کی اکثریت عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔

مسلمان قریباً سات سو سالوں سے کسی پر حملہ کر کے، فتح حاصل کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ نہیں کر پائے۔ اس کے برعکس وہ اپنی آزادیوں اور علاقوں سے محروم ضرور ہوتے رہے، البتہ آپس میں ایک دوسرے کا خون بہانے سے انہوں نے کبھی گریز نہیں کیا، ایران اور عراق کی جنگ میں لاکھوں انسانی جانیں ضائع ہوئیں، اگر میں یہ کہوں تو شاید غلط نہ ہو کہ جتنے مسلمان ایران اور عراق کی جنگ میں مارے گئے، اتنے مسلمانوں کو یورپ اور امریکہ نے مل کر بھی گزشتہ ایک چوتھائی صدی کے دوران ہلاک نہیں کیا ہوگا، اسی طرح روسی افواج کے نکل جانے کے بعد وہاں کوئی غیر مسلم نہیں تھا، وہاں پر جن لاکھوں افراد کا خون بہایا گیا وہ کون تھے؟ اور انہیں مارنے والے کون تھے؟ کابل، جلال آباد اور ہرات کو کھنڈرات میں روسیوں یا امریکیوں نے نہیں بدلا تھا، یہ نیک کام خود مسلمانوں نے انجام دیئے، طالبان کس کا خون بہا رہے تھے؟ اور طالبان کا خون بہانے والے کون تھے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ سوویت یونین اور امریکہ، دونوں نے مل کر بھی ابھی تک افغانستان میں اتنے مسلمانوں کا خون نہیں بہایا جتنا خود افغانوں نے ایک دوسرے کا بہایا ہے۔

دنیا میں جنگوں اور تصادموں کی وجہ کبھی مذہب ہوا کرتا تھا کیونکہ ریاستوں اور قوموں کی شناختیں واضح نہیں ہوئی تھیں، جب یہ شناختیں ٹھوس شکل اختیار کر گئیں تو پھر جنگیں اور تصادم ملکوں اور قوموں کے نام پر ہونے لگے اور ابھی تک یہی حوالے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ 3 نومبر 2002ء)

بے وفائی

ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں:-

571ء میں خاتم النبیین حضور اکرمؐ کی ولادت ہوئی۔ 40 برس کی عمر میں جب آپ پر وحی کا آغاز ہوا تو یہ گویا اس بات کا اعلان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود کی بداعمالیوں کے باعث انہیں امت مسلمہ کے منصب سے معزول کر کے یہ اعزاز آپؐ کی امت کو عطا کر دیا۔ گویا آپ کی بعثت سے نئی امت مسلمہ کی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ اب اس نئی امت کا دوسرا ہزار سال شروع ہو چکا ہے۔ جس کے تقریباً 400 سال گزر چکے ہیں۔ اس دوسرے ہزار سال میں خروج دجال، حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد اور عالمی غلبہ اسلام کے واقعات پیش آنا ہیں، تاہم روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ عالمی غلبہ اسلام سے پہلے امت مسلمہ پر ایک بڑا عذاب آنا ہے۔ کیونکہ اس امت نے اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کی ہے۔ اور بحیثیت امت اللہ کے دین سے غداری کی مرتکب ہوئی ہے۔ اس امت کا نیوکلیس اور افضل ترین حصہ عرب قوم پر مشتمل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قوم میں سے مبعوث ہوئے، قرآن عربوں کی زبان میں اتارا گیا۔ لیکن عربوں نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا۔ جس طرح اللہ کے عذاب کے کوڑے یہود پر برسے اسی طرح موجودہ امت مسلمہ بھی دین سے بے وفائی کی پاداش میں اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکے گی۔

عجم میں امت کا افضل ترین حصہ ہندوستان کی ملت اسلامیہ ہے۔ گزشتہ چار سو سال سے تمام مجددین اسی خطے میں پیدا ہوئے۔ اس خطے میں اسلام کے نام پر علیحدہ ملک کے قیام کی تحریک چلی اور مملکت خداداد پاکستان وجود میں آ گئی ہم ہی نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ اے اللہ تو ہمیں ایک علیحدہ ملک عطا فرما دے ہم وہاں تیرے دین کا بول بالا کریں گے لیکن ہم نے وعدہ خلافی کی۔ امت مسلمہ میں عربوں کے بعد دوسرے بڑے مجرم ہم ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں بھی سخت ترین سزا ملے۔ عذاب کے دوسرے کوڑے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ تاہم صحیح احادیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی غلبہ اسلام کا آغاز اسی خطے یعنی افغانستان اور پاکستان سے ہوگا۔ میرا گمان ہے یا تو اللہ ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرما دے گا اور ہم پاکستان میں دین قائم کر کے احادیث میں بیان کی گئی ان خوشخبریوں کا مصداق بن جائیں گے۔ جن کی رو سے عالمی غلبہ اسلام کے لئے فوجیں اسی علاقے سے عربوں کی مدد کے لئے جائیں گی۔ یا پھر ہو سکتا اسلام کا جھنڈا اس قوم کے ہاتھ میں تھما دے اور ان کے ذریعے اسلام کو بول بالا ہو۔ بہر حال ہر دو صورت میں ہمارا ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ کی مشیت پوری ہو کر رہے گی۔ (نوائے وقت 10 اکتوبر 2000ء)

احتساب کی مثال

ڈاکٹر خالد رانجھا وزیر قانون پنجاب لکھتے ہیں:-

ماضی کے ادوار میں احتساب کی باتیں تو سنی گئیں اور احتساب کرنے کے دعوے بھی کیے گئے، مگر احتساب کا عمل نہ شروع ہو سکا اور آٹے میں نمک کے برابر جو احتساب ہوا، وہ بھی کچھ اس طرح کا تھا کہ "ایک گاؤں میں چند لڑکوں نے مل کر واردات کی، واردات کے بعد لڑکے پکڑے گئے تو گاؤں والے ان لڑکوں کو لے کر گاؤں کے ایک معزز فرد کے پاس گئے۔ اس معزز شخص نے کہا کہ ہمارے گاؤں میں سب سے زیادہ بہتر مولوی صاحب ہیں۔ ان کے پاس چلتے ہیں۔

گاؤں کے لوگ معزز شخص کی معیت میں مولوی صاحب کے پاس آئے اور مدعا بیان کیا کہ ان لڑکوں نے گاؤں میں واردات کی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ان کا احتساب ہو اور یہ احتساب آپ کریں۔ مولوی صاحب نے ساری بات سننے کے بعد فتویٰ دیا کہ دس فٹ اونچائی پر روٹیوں کا ڈھیر لگا دیا جائے اور ان لڑکوں سے کہا جائے کہ اتنی اونچائی سے وہ روٹیاں گن کر آپس میں تقسیم کر لیں اور کھائیں۔ یہی ان کا احتساب ہے۔

گاؤں والے اس فتوے سے مطمئن نہ ہوئے اور آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ تب معزز شخص آگے بڑھا اور مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ جناب! میں ایک بات بتانا بھول گیا تھا کہ جن لڑکوں کا احتساب ہونا ہے ان میں آپ کا بیٹا بھی شامل ہے۔ مولوی صاحب کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے اور پھر بولے۔ میرا فتویٰ وہی رہے گا، البتہ روٹیاں اونچائی پر رکھنے کے بجائے زمین پر چٹائی کے اوپر لٹا دی جائیں۔ ماضی کے حکمرانوں نے ایسے ہی احتساب کئے، جنہیں احتساب کا نہیں مفاد پرستی اور خود غرضی کا نام دیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ تکبیر 11 اگست 2000ء)

جہاد کے اصول وشرائط

مولانا حفیظ الرحمان صاحب وزیر ستانی لکھتے ہیں:-

یہ بھی واضح رہے کہ لفظ جہاد قرآن وحدیث میں بڑے وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ جہاد بالسیف کا وجود ہی نہیں۔ جہاد تلوار سے بھی ہوتا ہے' زبان سے بھی قلم سے بھی' دل سے بھی اور اکثر تو خود اپنے نفس سے بھی جہاد کرنا پڑتا ہے اور پھر جہاد کی جتنی بھی اقسام ہیں۔ ان سب کے لئے اپنے اپنے اصول، شروط اور طریقہ کار ہے اس طرح جہاد بالسیف کے بھی اپنی شروط وضوابط ہیں۔ مثلاً

1۔ جہاد بالسیف کا جواز صرف ظلم اور برائی کے خلاف ہے نہ کہ بلاوجہ کافروں کے خلاف۔

2۔ کسی ملک سے معاہدہ امن کی صورت میں جب تک معاہدہ باضابطہ طور پر توڑا نہ ہو جنگ کی صورت جائز نہیں۔

3۔ ہر لحاظ سے جنگ جیتنے کی پوزیشن ہو اور اپنے اہداف ومقاصد حاصل کرنے کے واضح امکانات موجود ہوں کیونکہ اسلام کسی صورت میں بھی بے جا قوت ضائع کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

4۔ جہاد ولی الامر کی اجازت سے مسلمان حکومت وقت کے زیر انتظام ہو۔

جب صورتحال مندرجہ بالا اصولوں پر مبنی ہو۔ ہر پہلو اور ہر لحاظ سے جہاد لڑنے کا تقاضا کرتا ہو تو حکومت وقت پر فرض ہوتا ہے کہ جنگ کا اعلان کرے اور عوام الناس اس کے زیر انتظام کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ (روزنامہ اوصاف 8 فروری 2002ء)

جماعت احمدیہ سرینام کے زیر اہتمام

جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

رپورٹ: لئیق احمد مشتاق مربی سلسلہ سرینام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سرینام کو ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں دو کامیاب جلسے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان جلسوں میں ہمسایہ ملک گیانا سے تشریف لانے والے سات رکنی وفد کو بھی شرکت کا موقعہ ملا۔

پہلا جلسہ

پہلا جلسہ مورخہ 31 مئی 2002ء کو حلقہ نور یونیق میں ہوا جس میں 115 افراد نے شرکت کی جن میں سے 60 غیر از جماعت مہمان تھے جن میں اکثریت ہندوؤں کی تھی۔ کیونکہ آج کل ملک میں بھاری برسات کا موسم ہے اس لئے مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے ٹین کی عارضی چھت وقار عمل کے ذریعہ تیار کی گئی۔ مہمانوں نے پروگرام بہت پسند کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو جس انداز میں بیان کیا گیا اس کی تعریف کی۔ یہ جلسہ دو گھنٹے جاری رہا جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا جلسہ

دوسرا جلسہ مورخہ 2/جون 2002ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے لئے شہر میں ایک بڑا ہال کرایہ پر لیا گیا۔ مقامی ٹیلیویژن پر جلسہ کا اعلان کیا گیا اور دعوت عام دی گئی۔ نیز ایک خوبصورت دعوت نامہ تیار کر کے مہمانوں کو بھجوایا گیا۔ جلسہ سے ایک رات قبل لجنہ اور خدام کی ٹیم نے ہال کی آرائش کا کام کیا اور کلمہ طیبہ، حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر سے ہال کو آراستہ کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر اور ویڈیو ریکارڈنگ کا انتظام بھی کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی ٹیلی ویژن پر ہمارا ہفتہ وار پروگرام جاری ہے جس کی ریکارڈنگ ہم اپنے سٹوڈیو میں کر کے دیتے ہیں۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ کے لئے دوپہر دو بجے کا وقت مقرر تھا۔ لیکن مہمان اس سے پہلے پہنچنا شروع ہو گئے۔ تمام مہمانوں کو جماعت کی طرف سے حال ہی میں تیار کئے جانے والے دو فولڈرز ''زندہ نبی'' اور ''خلافت کی پیشگوئی'' دیئے گئے۔

جلسہ میں ڈچ، انگریزی اور اردو زبان میں تقاریر ہوئیں اور نظمیں بھی پیش کی جاتی رہیں۔ سٹیج سیکرٹری محترم رضا عبدالحق صاحب نے تمام کارروائی کے دوران حضرت مسیح موعود کے مختلف اقتباسات بھی پیش کئے۔ اس جلسہ کی کارروائی تقریباً تین گھنٹے جاری رہی اور اس میں 70 مہمانوں سمیت 160 افراد نے شرکت کی۔

جلسہ کے آخر پر تمام حاضرین کو مشروب اور کھانا پیش کیا گیا۔ مہمانوں نے جلسہ کی کارروائی کو بہت پسند کیا اور جماعت کی طرف سے تیار کئے جانے والے فولڈرز کی بھی تعریف کی۔

ہال میں ایک بک سٹال بھی لگایا گیا اور بہت سے مہمانوں نے ڈچ ترجمہ والا قرآن مجید اور دیگر کتب خریدیں۔

دعوت الی اللہ سیمینار

مورخہ 3 جون 2002ء کو سورینام اور گیانا کے پہلے مشترکہ دعوت الی اللہ سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم الحسن بشیر آنن امیر و مشنری انچارج گیانا نے خطاب کیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 ستمبر 2002ء)

تعارف کتب

حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا (انگریزی)

نام کتاب: حضرت سیدہ خدیجہؓ
مصنف: رشید احمد چوہدری صاحب
تعداد صفحات: 68
ناشر: احمدیہ انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ لندن
سن اشاعت: 2002ء
مطبع: رقیم پریس ٹلفورڈ سرے برطانیہ

جماعت کی طرف سے انگریزی جاننے والے بچوں اور نومبائعین کے لئے مفید کتب کی اشاعت کا سلسلہ لندن سے جاری ہے۔ ''حضرت سیدہ خدیجہؓ'' اسی سلسلہ کی ایک نئی کڑی ہے۔ یہ کتب ''چلڈرنز بک کمیٹی'' کی طرف سے شائع ہو رہی ہیں۔ یہ کمیٹی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر نگرانی کتب کی تدوین و اشاعت کا کام سرانجام دے رہی ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا منفرد اعزازات کی حامل خاتون جنت ہیں۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ ہیں۔ آنحضرتؐ کو آپ سے چار بیٹیاں اور چار بیٹے عطا ہوئے۔ پچیس سال کی عمر میں آنحضرتؐ کی آپ سے شادی ہوئی جبکہ حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کی عمر اس وقت چالیس سال تھی اور آپ زہد و تقویٰ اور امانت میں مکہ میں ایک خاص مقام رکھتی تھیں چنانچہ آپ ''طاہرہ'' کے لقب سے یاد کی جاتی تھیں۔

پہلی وحی کا نزول ہوا تو آنحضرتؐ گھبرائے ہوئے گھر آئے ایسے میں حضرت سیدہ خدیجہؓ ہی نے آپؐ کو تسلی دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ آنحضرتؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی شخصیت کا اعزاز حضرت خدیجہؓ کو حاصل ہوا۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات عام الحزن یعنی دس سن نبوی میں 65 سال کی عمر میں مکۃ المکرمہ میں ہوئی۔

حضرت خدیجہؓ کی زندگی اور سیرت طیبہ کے بارہ میں مفید معلومات زیر نظر کتاب میں دی گئی ہیں جو انگریزی جاننے والے اور مغربی معاشرے میں پرورش پانے والے بچے بچیوں اور نومبائعین نیز دوسرے لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گی۔

(ایم - ایم - طاہر)

بقیہ صفحہ 4

بن ربیع کی آواز بہت نحیف تھی لیکن اپنی قوت روحانی کے لحاظ سے اتنی بلند تھی کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے وہ ہمارے کانوں میں نہیں۔ ہمارے دلوں میں گونج رہی ہے۔ ہمارے خون میں گردش کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ اٹھو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی، عزت کی اور دین کی حفاظت کرو اور اس میں اپنا تن من دھن سب نچھاور کر دو۔ اور جب تک یہ دنیا قائم ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے اس میں موجود ہیں اس وقت تک وہ آواز عاشقان محمد کے دلوں میں صور بن کر گونجتی رہے گی۔

زیاد بن سکن کی جان نثاری

اسی طرح زیاد بن سکن اور اس کے ساتھی انصار کا یقینی اور قطعی موت کے مقام پر خود کو کھڑا کرنا اور پھر ان سب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت میں کٹ کٹ کے گر جانا اتنے سو سالوں کے بعد بھی ہماری رگوں میں خون کی تیزی کا موجب بن رہا ہے۔ بعض دفعہ وہ آگ ایک حسرت کی صورت بن جاتی ہے کہ کاش ہم بھی زیاد بن سکن کے ان ساتھیوں میں ہوتے اور ہم بھی رسول اللہؐ کی حفاظت میں اسی طرح کٹ کٹ کر گر جاتے اور پھر دیکھو! جب زیاد بن سکن کو زخمی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ڈالا گیا تو اس میں کچھ کچھ جان باقی تھی۔ اسی حالت میں اس نے بڑی کوشش سے اپنا سر اٹھایا اور اپنا منہ رسول اکرم کے قدموں پر رکھ دیا اور اسی حالت میں جان دے دی۔ اسی محبت و عشق کی وجہ سے آج بھی اس جہان جور و جفا میں عشق کا کاروان رواں دواں ہے۔

انہیں واقعات کی وجہ سے آج بھی ہزاروں ایسے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تن من دھن سے قربان ہونا چاہتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو رسول اکرم پر ہی نہیں بلکہ ان انصار پر اپنے آپ کو قربان کر رہے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوئے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی اپنی کتاب دیباچہ تفسیر القرآن میں جنگ احد کے حالات بیان کرتے تحریر فرماتے ہیں:-

''اے انصار میری جان تم پر فدا ہے۔ تم کتنا ثواب لے گئے''

الغرض میدان احد قیامت تک دنیا کو بتلاتا رہے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت اقدس سید ولد آدم خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کیا قدر و قیمت ہے جس کے لئے اس نے عالم روحانیت کے بہترین لعل و جواہر قربان کر دیئے تھے۔ نیز یہ بھی ظاہر کرتا رہے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ اور قوت عشق نے قلیل مدت میں اپنے متبعین میں اس قدر شدید جذبہ فدائیت پیدا کر دیا تھا کہ اس کی مثال چھ ہزار سالہ انسانی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ اسی طرح میدان اُحد قیامت تک زیاد بن سکن اور اس کے ساتھیوں کے حوالہ سے جوانوں کو۔ سعد بن ربیع، مالکؓ، علی، ابوطلحہ، طلحہ، ابودجانہ وغیرہ کے حوالہ سے پختہ عمر کے لوگوں کو۔ سعد بن معاذ کی والدہ اور دیگر عورتوں کے حوالہ سے خواتین کو بتلاتا رہے گا کہ کس طرح وہ آئندہ بھی ہمیشہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام، عزت، دین پر قربان ہوتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس قربانی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم منصور احمد نذیر صاحب ابن مکرم مرزا نذیر احمد صاحب (کراچی) کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نادیہ منیر خان صاحبہ بنت کیپٹن منیر احمد خان صاحب (کراچی) بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 18- اکتوبر 2002ء کو محترم مظہر اقبال صاحب مربی سلسلہ نے احمدیہ ہال کراچی میں کیا۔ مکرم منصور احمد نذیر صاحب مکرم میاں نواب دین صاحب مرحوم آف کھاریاں کے پوتے اور چوہدری عبدالکریم بھٹی صاحب آف سرگودھا کے نواسے ہیں اور مکرمہ نادیہ منیر خان صاحبہ مکرم عبدالغفور صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ جاپان کی نواسی اور مکرم میاں عبداللطیف صاحب مرحوم آف پشاور کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں اور احمدیت کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم نومبر 2002ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا ''ثمر احمد'' نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم جمیل احمد خان صاحب جیالوجسٹ آف لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نہایت نیک سیرت خادم دین اور جماعت کا مفید ترین وجود بنائے۔ آمین

مکرم عبدالحمید جاوید صاحب ٹنڈو غلام علی بدین تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالحی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19- اکتوبر 2002ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام ''منیر وزہ'' عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد ظفر اللہ ناصر صاحب زعیم انصار اللہ وودہ ضلع سرگودھا لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بھتیجے میاں نثار احمد ساقی صاحب کے والد میاں مختار احمد صاحب علیل ہیں اور بات کرنے سے بھی معذور ہیں۔ احباب جماعت سے شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم رانا محمود احمد صاحب کارکن دفتر کمیٹی آبادی تحریک جدید لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم شاہد احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4 نومبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام درمانہ شاہد عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی منعم کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کی درازی عمر نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

پاکستانی احمدی کیلئے تمغہ حسن کارکردگی کا اعزاز

مورخہ 28 فروری 2002ء کو جرمنی کے ریجن نور ڈرائن کی ایک جماعت Meerbusch کے صدر مکرم عبدالرشید ندیم صاحب کو انسانی خدمات خصوصاً غیر ملکی پناہ گزین کیلئے کوششوں کے اعتراف کے طور پر جرمن شہر Tonisvorst ٹونسفورسٹ کے میئر البرٹ شوارس نے ایک تقریب میں تمغہ حسن کارکردگی دیا۔ ان کی خدمات کا تذکرہ اور خراج تحسین بھی پیش کیا گیا۔ شہر کے برگر ماسٹر نے جماعت احمدیہ کا تذکرہ احسن رنگ میں کیا اور جماعتی تعلیمات اور رواداری سے متاثر ہوئے۔ جماعت کی طرف سے ان کو جرمن زبان میں قرآن اور جماعتی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمغہ حسن کارکردگی کا اعزاز مکرم عبدالرشید ندیم صاحب کے لئے مبارک فرمائے۔ (نوٹ: اس اعزاز کی باتصویر خبر روزنامہ اوصاف فرینکفورٹ اور روزنامہ جنگ لندن نے بھی شائع کی)

اعلان دار القضاء

(مکرم محمد ارشد صاحب بابت ترکہ مکرم حکیم میاں عبدالکریم صاحب)

مکرم محمد راشد صاحب ابن مکرم میاں عبدالکریم صاحب سکنہ محلہ یابووالا جھنگ صدر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 11/17 دارالیمن کل رقبہ ایک کنال میں سے رقبہ دس مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ رقبہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم ڈاکٹر محمد زاہد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
(2) مکرم ڈاکٹر عبدالواحد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
(3) مکرم حکیم محمد اکمل صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
(4) مکرم محمد راشد صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ (بیٹی)

وفات یافتہ ورثاء کے وارثان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(i) وارثان مکرم ڈاکٹر محمد زاہد صاحب
(1) محترمہ آمنہ ثریا صاحبہ المعروف اسلام بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم حکیم ارشد جاوید صاحب (بیٹا)
(3) مکرم محمد مہر اکرم صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ مبشرہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ مسرت بیگم صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ ساجدہ نورین صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ ناصرہ نورین صاحبہ (بیٹی)

(ii) وارثان مکرم ڈاکٹر عبدالواحد صاحب
(1) مکرم فضل الٰہی صاحب (بیٹا)
(2) مکرم قمر الٰہی صاحب (بیٹا)
(3) مکرمہ امتیاز بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ شہناز بیگم صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرمہ کلثوم اختر صاحبہ (بیٹی)

(iii) وارثان مکرم حکیم محمد کامل صاحب
(1) مکرم محمد اسحاق صاحب (بیٹا)
(2) مکرم محمد اکمل صاحب (بیٹا)
(3) مکرم محمد ادریس صاحب (بیٹا)
(4) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 27 رنومبر 2002ء

12.35 a.m اردو تقریر
1-35 a.m عربی سروس
2-40 a.m چلڈرنز کلاس
2-55 a.m درس القرآن
3-50 a.m خطبہ جمعہ
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-00 a.m درس القرآن
7-25 a.m بچوں کا پروگرام
7-50 a.m ہماری کائنات
9-00 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-40 a.m اردو کلاس
10-05 a.m تلاوت قرآن کریم
10-20 a.m درس حدیث
11-10 a.m عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سواحیلی سروس
1-30 p.m مجلس سوال و جواب
2-35 p.m انڈونیشین سروس
3-35 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-00 p.m درس القرآن
5-35 p.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
6-25 p.m اردو کلاس
7-30 p.m بنگلہ سروس
8-35 p.m تلاوت قرآن کریم، سیرت النبیؐ
9-30 p.m فرانسیسی سروس
10-35 p.m جرمن سروس
11-30 p.m لقاء مع العرب

جمعرات 28 رنومبر 2002ء

12-35 a.m عربی سروس
1-30 a.m خطبہ جمعہ
2-35 a.m درس القرآن
3-05 a.m ہماری کائنات
3-35 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-00 a.m درس القرآن
7-15 a.m بچوں کا پروگرام
8-00 a.m ایم ٹی اے کینیڈا کے پروگرام
9-00 a.m المائدہ
9-30 a.m تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
10-20 a.m سفر ہم نے کیا
10-40 a.m اردو تقریر
11-05 a.m عالمی خبریں
11-40 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سندھی پروگرام
1-30 p.m مجلس سوال و جواب
2-30 p.m انڈونیشین سروس
3-35 p.m سفر ہم نے کیا
4-00 p.m درس القرآن
5-30 p.m تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-30 p.m مجلس سوال و جواب
7-30 p.m بنگلہ سروس
8-35 p.m تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
9-30 p.m فرنچ سروس
10-30 p.m جرمن سروس
11-35 p.m لقاء مع العرب

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	22-نومبر	زوال آفتاب	11-54 :
جمعہ	22-نومبر	غروب آفتاب	5-09 :
ہفتہ	23-نومبر	طلوع فجر	5-18 :
ہفتہ	23-نومبر	طلوع آفتاب	6-41 :

نئی قیادت اعتماد سے اقتدار سنبھالے ریڈیو

اور ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ حکومت نے ملک کو بحران سے نکال کر صحیح راستے پر ڈال دیا ہے اور وہ اب یہ اقتدار عوام کے منتخب نمائندوں کے حوالے کر رہے ہیں- انہوں نے نئی قیادت سے کہا کہ وہ اعتماد کے ساتھ اقتدار کی باگیں تھام لیں اور ان بنیادوں پر تعمیر شروع کر دیں جو ان کی حکومت نے اٹھائی ہیں- انہوں نے کہا کہ وہ ملک کی سلامتی اور ترقی کیلئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے- انہوں نے کہا کہ انتخابات کے انعقاد سمیت قوم سے کئے گئے تمام وعدوں کو پورا کیا ہے- ایک دو دن میں چیف ایگزیکٹو کے اختیارات وزیر اعظم کو دے دوں گا- نئی قیادت ان بنیادوں پر تعمیر کا کام شروع کر دے جو میں نے اٹھائیں' ماضی کی چار حکومتوں کا ہماری حکومت کی کامیابیوں سے کوئی موازنہ نہیں' انتخابات بالکل شفاف تھے ہم نے میڈیا کو بے مثال آزادی دی' غیر ملکی قرضہ 38-ارب سے کم ہو کر 36-ارب ڈالر رہ گیا ہے- ترقی کیلئے زیادہ وسائل حاصل ہوئے ہیں- افراط زر کم ہوا ہے- زرمبادلہ کے ذخائر بڑھے ہیں' گیس کی پیداوار میں 30فیصد اضافہ ہوا ہے- نئے منصوبوں سے 35 لاکھ لوگوں کو روزگار ملا' اعلیٰ سطح سے کرپشن ختم کر دی ہے- ہمارے دور میں قومی وقار بڑھا' اپنے تمام اثاثے قوم کے سامنے پھر پیش کرتا ہوں-

پاکستان میں ترقی وخوشحالی کا سلسلہ چل سکتا ہے امریکی وزیر خزانہ پال اونیل نے کہا ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ صدر جنرل مشرف ملک میں حقیقی جمہوریت لانا چاہتے ہیں اس کے علاوہ کرپشن کے خلاف سخت اقدامات اور مختلف عالمی معاہدوں پر عملدرآمد کے سلسلہ میں سنجیدہ ہیں اگر یہ سب مقاصد حاصل ہو جائیں تو اس سے پاکستان میں ترقی اور خوشحالی کا سلسلہ آگے بڑھ سکتا ہے- اور اس کے ساتھ ساتھ غیر ملکی سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے-

سپیکر کے انتخابات میں دھاندلی کے الزامات فرضی ہیں وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ بہت جلد آئین مکمل بحال کر دیا جائے گا- صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سپیکر کے انتخابات میں دھاندلی کے الزامات سب فرضی باتیں ہیں- ان کا حقیقت سے کچھ تعلق نہیں- قوم نے سب کچھ ٹی وی پر دیکھا ہے جس طرح اپوزیشن کے لوگ نو منتخب سپیکر کو مبارکبادیں دے رہے تھے کیا کوئی دھاندلی سے ہارنے والا ایسے بات کر سکتا ہے- ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر وکالت شروع کر دینگے انہوں نے کہا اگر حکمران جماعت مجھے سینیٹر بنواتی ہے تو پھر بھی میں اپنی وکالت ہی کروں گا- دوبارہ وزیر بننے کی خواہش نہیں-

فارورڈ بلاک بنانے والے اراکین کے خلاف کارروائی کا آغاز پاکستان پیپلز پارٹی نے فارورڈ بلاک بنانے والے پارٹی کے تین سینئر اراکین کے خلاف انضباطی کارروائی کا آغاز کر دیا ہے- پارٹی کے قائمقام سیکرٹری جنرل نے فارورڈ بلاک میں شامل مرکزی مجلس عاملہ کے تینوں اراکین راؤ سکندر اقبال' مخدوم فیصل صالح حیات اور نوریز شکور خان کو اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کر دیئے ہیں-

تلکرم پر حملہ غرب اردن کے قصبہ تلکرم میں اسرائیلی فوجیوں نے حملہ کر کے 7 فلسطینیوں کو جاں بحق اور 42 کو زخمی کر دیا- 60 فلسطینی گرفتار کر لئے گئے- جاں بحق اور زخمی ہونے والوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں- اسرائیلی ٹینکوں کی گولہ باری سے متعدد عمارتیں تباہ ہوگئیں-

امریکہ کی فوجی مشقیں امریکہ نے کویت میں فوجی مشقیں شروع کر دی ہیں مشقیں عراق کی جانب سے ممکنہ حملے کے خدشہ کے پیش نظر شروع کی گئی ہیں- ان میں قریباً دس ہزار فوجی جوان حصہ لے رہے ہیں-

عراقی ہتھیاروں کی مکمل رپورٹ اقوام متحدہ کے اسلحہ معائنہ کاروں کے وفد کے سربراہ نے کہا ہے کہ عراقی صدر صدام حسین عراق کے تمام ہتھیاروں کے بارے میں مکمل تفصیلات 8 دسمبر تک دینے پر رضامند ہو گئے ہیں- جبکہ اسلحہ کے معائنہ کار 27 نومبر سے کام شروع کر دیں گے- ملک بھر میں ہر جگہ جانے اور کام کرنے کی اجازت ہوگی- امریکی صدر نے کہا ہے کہ عراق کو پرامن طور پر غیر مسلح کرنے کی کوششوں میں ناکامی پر نیٹو ممالک بھی امریکی کارروائی میں ساتھ دینگے-

100 امریکی ملازمین گرفتار نیویارک کے اہم ہوائی اڈے پر جعلی شناختی کارڈوں اور جعلی کاغذات کے ذریعے سیکورٹی کے نکتہ نظر سے حساس جگہوں پر ڈیوٹی دینے والے ایک سو ملازمین گرفتار کر لئے گئے ہیں- چالیس ہزار افراد کے سیکورٹی پاس اور ریکارڈ چیک کرنے کے بعد گرفتاریاں ہوئیں- 98 کے پاس جعلی سیکورٹی نمبر تھے-

بھاری پانی سے چلنے والا ایٹمی بجلی گھر چین میں بھاری پانی سے چلنے والے پہلے ایٹمی بجلی گھر نے کام شروع کر دیا ہے- اس سے سات لاکھ 22 ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی حکام کا کہنا ہے کہ اس پلانٹ سے تیار ہونے والی بجلی پن بجلی کے مقابلے میں مہنگی ہوگی-

بیلاروس کے صدر پر پابندی یورپی یونین کے چودہ ممبر ممالک نے بیلاروس کے صدر الیگزینڈر راوران کے سات وزراء کے سفر پر پابندی لگا دی ہے- یہ فیصلہ بیلاروس میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں بڑھتی ہوئی تشویش کے بعد کیا گیا-

نمائندہ مینیجر الفضل ربوہ

☆ مینیجر الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

(i) اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

(ii) الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔

(iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61

> کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو (-) اس چندہ (وقف جدید) میں حصہ نہ لے
>
> (حضرت مصلح موعود)